

نماز کا طریقہ (۱)

ایسی غلطیاں جو حرام ہیں

الحمد لله الملك الديان، الرحيم الرحمن، الحمد لله عدد ما خلق وملء ما خلق،
وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له أكرمنا ببعثة سيد المرسلين، وجعلنا من
خير أمة أخرجت للعالمين وأشهد أن محمداً عبد الله ورسوله بين لأمته طرق
الخيرات و حذر من أبواب الآثام والسيئات صلى الله وبارك عليه وعلى آله وأصحابه
والتابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

حمد و صلاة کے بعد:

میں آپ کو اور اپنے آپ کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیوں کہ قبر کی انسیت کے لیے یہ بہترین توشہ ہے اور
قیامت کے دن کے لئے سب سے افضل ذخیرہ ہے، اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم سے غفلت اور اعراض کو دور کر دے اور ہم پر
یہ احسان کر کہ ہم نصیحت پکڑیں اور تیری طرف متوجہ ہو جائیں: ﴿افْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ﴾ [الأنبياء: 1]
ترجمہ: لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا، پھر بھی وہ بے خبری میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ قبول
ہوگئی تو سارے اعمال قبول ہو جائیں گے، اور اگر وہ رد ہوگئی تو خائب و خاسر ہوگا، نماز کی عظیم مرتبت ہم سے مخفی نہیں، وہ دین اسلام
کا ستون ہے، اس سلسلے میں قرآن و حدیث میں بہت سے نصوص وارد ہوئے ہیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا خوب اہتمام کیا کرتے تھے، آپ سے یہ توجہ اور اہتمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اخذ کیا، یہاں
تک کہ انہوں نے نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت باریک تفصیل پیش کی، یہاں تک کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
جسم، آپ کی انگلیوں کی حرکت اور سری نمازوں میں تلاوت کے وقت آپ کی دھاڑی کے بلند کی تفصیل بھی بیان کی، کیوں نہ ہو
جب کہ آپ کا فرمان ہے: "جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھو"۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہے۔ نماز
ادا کر لینے کا صرف اعتبار نہیں ہے، بلکہ نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کو اس کے شروط، ارکان، واجبات

اور سنن کے ساتھ ادا کیا جائے، مسلمان کو چاہئے کہ نماز کا فقہ و فہم حاصل کرے، اس کے مختلف اذکار یاد کرے، تاکہ اسے نماز قائم کرنے کی توفیق ملے اور وہ نماز کے عظیم اجر و ثواب اور بیش بہا فضائل سے سرفراز ہو۔ الحمد للہ حصول علم کے بہت سے وسائل میسر ہو چکے ہیں، ان میں سے کچھ پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں، تو کچھ دیکھنے سے اور کچھ سننے سے، کچھ مطول ہیں تو کچھ مختصر۔

ایمانی بھائیو! میں آپ کے سامنے کچھ ایسی غلطیاں ذکر کر رہا ہوں جن کا ارتکاب کرنا حرام ہے، اس کے باوجود انہیں ہم زیادہ تر دہرایا کرتے ہیں، جس کی وجہ سے نماز کا ثواب کم ہو جاتا اور بعض دفعہ نماز ہی باطل ہو جاتی ہے، نمازیوں کے اجر و ثواب متفاوت ہوتے ہیں، بایں طور کہ جس کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جس قدر ہوتی پیروی ہے، وہ جس قدر دل جمعی اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے، اسی کے بقدر اجر و ثواب سے بھی ہمکنار ہوتا ہے، عمار بن یاسر کی حدیث میں آیا ہے: "بندہ نماز تو پڑھتا ہے لیکن اس کو اس کا دسواں حصہ ملتا ہے، نواں حصہ، آٹھواں حصہ، ساتواں حصہ، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا اور نصف حصہ"۔ اسے البانی نے صحیح کہا ہے۔

محترم حضرات! نماز میں کی جانی والی غلطیوں میں سے یہ بھی ہے کہ: امام سے پہلے مقتدی کوئی حرکت کرے، بخاری نے مرفوعاً روایت کیا ہے: "کیا تم میں سے کوئی جب امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے تو اسے ڈرنا چاہئے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر جیسا نہ بنا دے یا اس کی شکل گدھے کی شکل نہ بنا دے"۔ اس حدیث میں سختی کے ساتھ اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ امام سے پہلے مقتدی نماز کا کوئی عمل انجام دے۔ بعض نمازی امام کے ایک سلام پھیرتے ہی فوت شدہ رکعت ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتے ہیں، جبکہ یہ ممنوع ہے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: "ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نماز پڑھائی اور نماز سے فراغت کے بعد ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا: "لوگو! میں تمہارا امام ہوں، تم مجھ سے پہلے نہ بڑھو نہ رکوع میں، نہ سجدہ میں، نہ قیام میں اور نہ سلام پھیرنے میں"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

ایک غلطی یہ بھی ہے کہ بعض نمازی کہتے ہیں: "اللہ وکبر" بلکہ فقہاء کا اس بابت اختلاف ہے کہ اس کی نماز ہوگی بھی یا نہیں، اس لئے مسلمان کو چاہئے کہ اس کا اہتمام کرے اور نماز میں احتیاط سے کام لے۔

ایک غلطی یہ بھی ہے کہ: ناک کی بجائے صرف پیشانی کے بل پر سجدہ کیا جائے، علماء کے درمیان ایسے نمازی کی صحت میں اختلاف ہے، بعض لوگ بسا اوقات سجدہ کی حالت میں پاؤں اٹھا کر پنڈلی کھلانے لگتے ہیں اور اسی درمیان سجدہ ختم بھی ہو جاتا ہے اور ان کا پاؤں اٹھا ہی رہتا ہے، اس طرح سات اعضاء پر ان کا سجدہ مکمل نہیں ہوتا!

ایک غلطی یہ ہے کہ: ارکان کے دوران منتقل ہونے کے لئے بلند آواز سے تکبیر انتقال پڑھی جائے، جس سے دوسرے لوگوں کو تشویش ہوتی ہے، اسی طرح نماز کے درمیان اذکار اور آیات بلند آواز سے پڑھی جائیں، اس سے بھی تشویش ہوتی اور دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف پہنچانا حرام ہے جیسا کہ معلوم بات ہے، یہ اس شخص پر بھی نافذ ہو گا جو مسجد میں بلند آواز سے قرآن پڑھے، دیکھا گیا ہے کہ بعض نمازی صف کے کنارے میں جا کر نماز پڑھتے تاکہ بلند آواز سے تلاوت کرنے والے کی تشویش سے بچ سکے، ابن باز سے درج ذیل سوال کیا گیا: جمعہ کے وقت مسجد میں بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرنا جائز ہے؟

شیخ نے جواب دیا: "مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ مسجد یا دوسری جگہ پر بلند آواز سے تلاوت کرے اگر اس کی آواز سے اس کے آس پاس نماز پڑھنے والوں یا تلاوت کرنے والوں کو تشویش ہوتی ہو، بلکہ سنت یہ ہے کہ اس طرح تلاوت کرے کہ دوسروں کو اذیت نہ ہو، کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ایک دن لوگوں کے پاس مسجد میں تشریف لائے اور وہ بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے، تو آپ نے فرمایا: "اے لوگو! تم سب اللہ سے سرگوشی کر رہو اس لئے تم ایک دوسرے سے بڑھ کر بلند آواز سے تلاوت نہ کرو"۔ یا فرمایا: "تم میں سے کوئی دوسرے پر اپنی آواز بلند نہ کرے"۔ آپ رحمہ اللہ کا قول ختم ہوا۔ البتہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے اذکار پڑھنا سنت ہے۔

اے اللہ! ہمیں دین کا فقہ و فہم عطا کر، ہمیں تفسیر کا علم عطا کر، ہمیں، ہمارے والدین، اور تمام زندہ و مردہ مسلمانوں کو معاف فرما اے غور! اے رحیم!

دوسرا خطبہ:

الحمد...

حمد و صلاۃ کے بعد: نمازیوں کی ایسی غلطیاں جن کا ارتکاب کرنا حرام ہے: سب سے سنگین غلطی یہ ہے کہ نماز کی حالت میں، رکوع کے وقت، رکوع سے اٹھتے ہوئے، سجدہ کی حالت میں اور سجدہ میں اعتدال کرتے ہوئے جلدی کرے اور اطمینان سے کام نہ لے، وہ حدیث جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط طریقہ سے نماز پڑھنے والے کو (نماز کا طریقہ سکھایا) اس میں ہے کہ: "جا کر پھر سے نماز پڑھو کیوں کہ تم نے نماز نہیں پڑھی"۔ جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آیا ہے۔

ایک ایسی غلطی جس کے بارے میں بعض علماء نے کہا کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ: قیام کی حالت میں اتنا جھکنا کہ رکوع کی حد تک پہنچ جائے، اگر قیام کی حالت میں آپ کا رومال گر جائے اور آپ کو اس کی ضرورت ہو تو آپ اپنے پاؤں سے اسے اٹھائیں، یا رکوع کا یا جلوس کا انتظار کریں۔

اے نمازیو! فرض نماز میں قیام کرنا ایک رکن ہے، جو شخص بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے قیام کرنے سے عاجز ہو تو اسے چاہئے کہ زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے۔ البتہ ایسا شخص جس کو کھڑے ہونے کی وجہ سے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو، اس کے لئے فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں، اس بات پر توجہ دینا بھی ضروری ہے کہ: اگر اسے قیام کرنے کی قدرت نہ ہو تو اس کا یہ عذر رکوع اور سجدہ کی حالت میں کرسی پر بیٹھنا جائز نہیں بناتا۔ اور اگر رکوع اور سجدہ کی ہیئت اختیار کرنے سے وہ عاجز ہو تو یہ عذر اس کے لئے قیام نہ کرنے اور قیام کی حالت میں کرسی پر بیٹھنے کو جائز نہیں بناتا۔ کیوں کہ نماز کے واجبات کے تعلق سے قاعدہ یہ ہے کہ: نمازی جو عمل کرنے پر قادر ہو، اس پر وہ عمل کرنا واجب ہو۔ اور جسے کرنے سے عاجز ہو تو اس کا وجوب اس سے ساقط ہو جاتا ہے۔ نمازیوں کی ایک غلطی یہ ہے کہ: نماز میں کثرت سے حرکت کی جائے۔ فقہائے کرام کہتے ہیں کہ پے درپے بغیر ضرورت کی بکثرت حرکت کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

اے میرے احباب! میں اس خطبہ کا اختتام اس تشبیہ کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں کہ ارکان کے درمیان تکبیرات انتقال میں مشروع طریقہ یہ ہے کہ دو ارکان کے درمیان تکبیر کہی جائے، مثال کے طور پر جب رکوع یا سجدہ کرنا چاہے تو جھکنے کے وقت ہی تکبیر کا آغاز

کرے، یہ ایک غلطی ہے کہ دوسرے رکن تک پہنچنے کے بعد تکبیر کہے، کیوں کہ یہ تکبیر دو رکنوں کے درمیان منتقل ہونے کی تکبیر ہے، اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں نماز قائم کرنے کی توفیق دے، اے اللہ! ہمیں ہمارے علم سے فائدہ پہنچا...۔